B.A. PART II

URDU (H) Prose

Dr. Md. Shamshad Akhtar

DIAGRAPHICS IN URDU LITERATURE

اردو ادب میں فن خاکہ نگاری

اردو خاکہ نگاری میں رشید احمد صدیقی کا اہم مقام ہے

خاکہ نگاری دیگر جدید اصناف ادب کی طرح ہی ایک جدید صنف ہے۔

یوں تو رشید احمد صدیقی ظرافت نگاری میں الگ مقام رکھتے ہیں لیکن خاکہ نگاری میں بھی انہوں نے بطور خاص طبع آزمائی کی ہے۔ گنج ہائے گرانمایہ، آشفتہ بیانی میری، غالب کی شخصیت اور شاعری، علی گڑھ کی مسجد، طلبہ، عزیزان ندوہ کے نام، مضامین رشید، علی گڑھ ماضی اور حال، ہم نفسان رفتہ، سہیل کی سرگزشت، جدید، شیخ نیازی، ذاکر صاحب، ہمارے ذاکر صاحب وغیرہ رشید احمد صدیقی کی تصانیف ہیں۔

سوانح کسی کی زندگی کے حالات کو یکجا کرنے کا نام ہے اور وہ بھی تاریخی ترتیب کے ساتھ۔ جبکہ خاکہ نگاری کسی شخص کی نفسیات کا مطالعہ ہوتی ہے۔ دراصل خاکہ نگاری کا فن سماجی حالات کو نہ صرف مثبت انداز فکر کے ساتھ متعین کرتا ہے بلکہ اگر دیکھا جائے تو بہت سارے منفی حالات و کوائف کو مثبت راہ بھی دکھاتا ہے۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ خاکہ نگاری کے فن کو برتتے ہوئے کسی کی نہ صرف خوبیاں بیان کرتا ہیں اور نہ ہی صرف

خاکہ میں نہ تو اس فن کے ذریعے کسی کی دل آزاری مقصود ہوتی ہے
اور نہ ہی کسی کی خوشامد مقصد ہوتا ہے۔ اس کے لئے واقعات
کا ترتیب وار ذکر یا تاریخی اعتبار سے ایک دوسرے سے منسلک
ہونا ضروری نہیں ہوتا بلکہ یہ فن محض تاثرات کی اجتماعی پیش
کش پر مبنی ہوتا ہے۔

رشید احمد صدیقی اپنی خاکہ نگاری میں کسی شخص کی
زندگی کے واضح ابتگل کو پیش کرنے سے احتراز کرتے ہوئے
وہ شخص کے اُن پہلوؤں پر نظر رکھتے ہیں جو مخفی ہیں تو
کم از کم دوروں سے کچھ حد تک اوجھل ضرور ہوتے ہیں۔ وہ شخص
کے کردار اور اُس کے حرکات و سکنات کا نفسیاتی مطالعہ
پیش کرتے ہیں۔

رشید احمد صدیقی ایک کامیاب خاکہ نگار ہیں جن کے
قلم کا جادو سر چڑھ کر بولتا ہے۔ وہ شخصیات کے خال و خط
کچھ اس طرح پیش کرتے ہیں کہ وہ پردۂ سیمیں پر متحرک
کرداروں کی مانند نظر آتی ہیں